128475-دوسرے خاوند نے جماع سے انکار کردیا تاکہ پہلے خاوند کے پاس واپس نہ جاسکے

سوال

تین طلاق والی مطلقہ عورت نے دوسرے شخص سے شادی کی اور دوسرے خاوند کے گھر ومنتقل ہوگئی اور دو ماہ تک اس کے ساتھ رہی، پھر اس نے اسے طلاق دے دی، اور جب اس عورت نے پہلے خاوند کے پاس جانے اور رجوع کرنے کا ارادہ کیا تو دوسرے خاوند نے دعوی کیا کہ اس نے اس عرصہ میں اس سے جماع نہیں کیا، اور یہ عورت اسے ایسا نہیں کرنے دیتی تھی، توکیا اس عورت کے لیے پہلے خاوند سے رجوع کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

مغنی اور شرح الکبیر کے مؤلفین نے
دونوں کتابوں کی آٹھویں جلد کے صفحہ (501) میں بیان کیا ہے کہ :

اس سلسلہ میں عورت کی بات قبول کی
جائیگی، اور جب اس کا پہلا خاوند اس عورت کو نہ جھٹلائے تو وہ پہلے خاوند کے لیے
حلال ہوگی، دونوں صاحب کتاب نے بیان کیا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک یہی
ہے، اور انہوں نے ان کے علاوہ کسی اور سے اس میں اختلاف ذکر نہیں کیا، اور یہی واضح
ہے.

کیونکہ ظاہر اس عورت کے ساتھ ہے، اور
مرد جماع سے انکار کرنے پر متہم ہے؛ کیونکہ اس کے کہنے کے مطابق عورت نے اس کے ساتھ
حسن معاشرت نہیں کی، اس لیے اس عورت کو پہلے خاوند سے روکنے کے قصد سے دوسرے خاوند
کو متہم کیا جائیگا.

اور اس لیے بھی کہ ظاہر یہی ہے کہ اس
نے عورت کے ساتھ جماع کیا ہے؛ کیونکہ غالب یہی ہے کہ جب خاوند اپنی بیویوں کے ساتھ
خلوت کرتے ہیں اور انہیں قدرت بھی حاصل ہوتی ہے تو پھر جماع کا حصول ہوتا ہے.

اور اس شخص کا انکار ظاہر کے خلاف
ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اس چیز کا علم تو ان دونوں سے ہی ہو سکتا ہے اور کسی دوسرے
سے نہیں، اور عورت نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ اس سے جماع ہوا ہے، اور اس کے اعتراف
کو ختم کرنے والی کوئی چیز نہیں، اس لیے جب تک پہلا خاوند اسے نہیں جھٹلاتا اس عورت
کی تصدیق کرنا ضروری ہے.

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم.

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ سب
کو دین کی سمجھ عطا فرمائے، اور دین پر ثابت قدم رکھے یقینا وہ سب سے بہتر ہے جس سے
سوال کیا گیا ہے.

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
"انتہی.